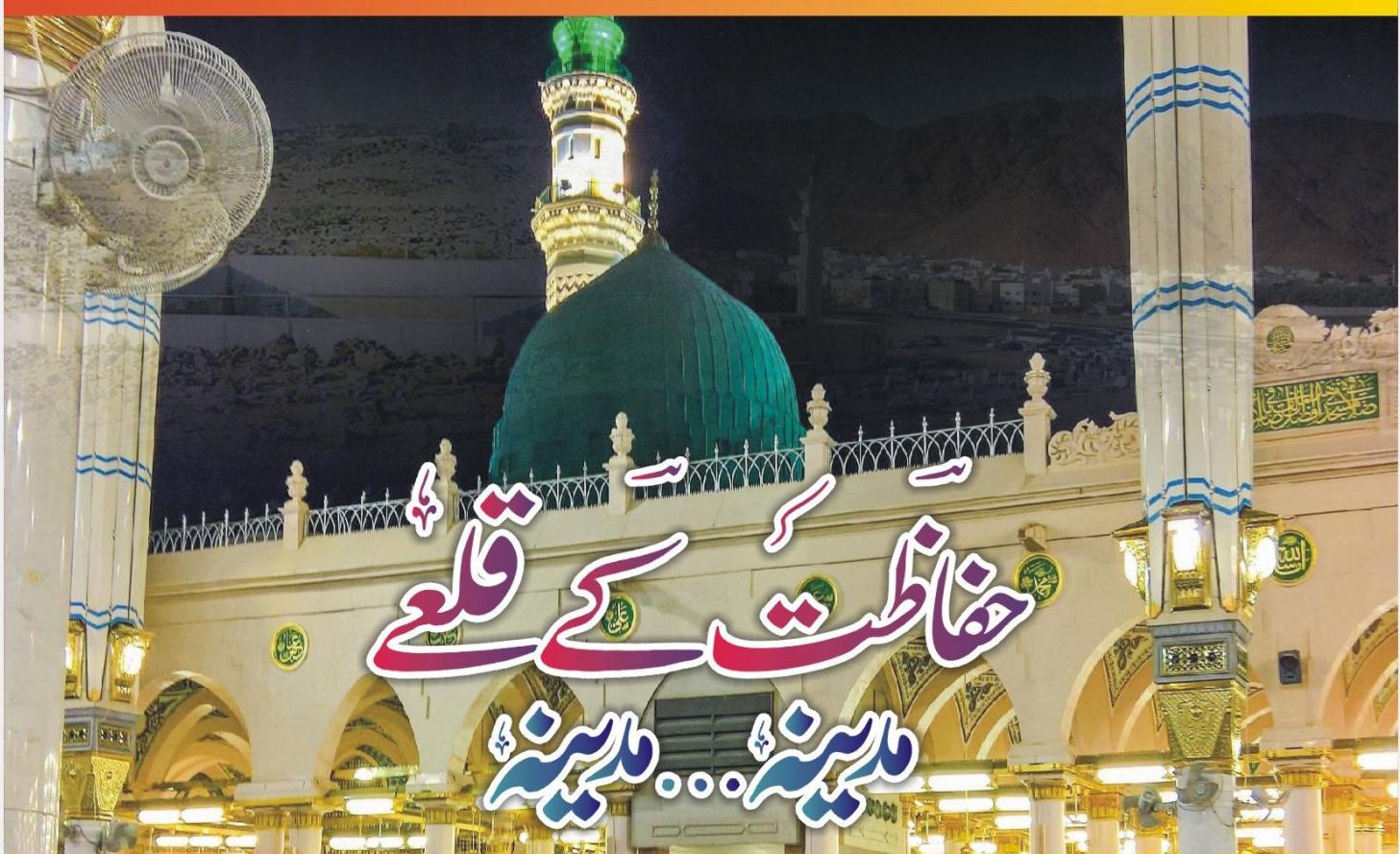




قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبَ الْمَسِينَ الدَّجَاجَ لَهَا يَوْمَ تَبَدَّلُ
سَيِّعَةً أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَكَانٌ.
نَّبِيُّ كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَرْبَ مَدِينَتِهِ مِنْ سَجَّدَ دِجَالَ كَأَرْجُبَ دَافِلَ نَبْلَسَ هُوَ كَمَا كَانَ، أَسَدَ
دَانَ مَدِينَتَهُ كَسَاتَ دَرَوازَتَهُ بَوْلَ گَيْ أَوْرَهُ دَرَوازَتَهُ پَرَ دَفَقَ شَنَّتَهُ مَقْرَبَهُ بَوْلَ گَيْ
(الرسالة الأمينة في فضائل المدينة)



لُحْف

یہ صحیح مدینہ یہ شامِ مدینہ
 مبارک تجھے یہ قیامِ مدینہ
 بھلا جانے کیا جام و مینائے عالم
 ترا کیف اے خوش خرامِ مدینہ
 مدینہ کی گلیوں میں ہر اک قدم پر
 ہو مدد نظر احترامِ مدینہ
 مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
 بڑا لطف دیتا ہے نامِ مدینہ
 نگاہوں میں سلطانیت پیچ ہو گی
 جو پائے گا دل میں پیامِ مدینہ
 سکونِ جہاں تم کہاں ڈھونڈتے ہو
 سکونِ جہاں ہے نظامِ مدینہ
 ہو آزاد اختر غمِ دو جہاں سے
 جو ہو جائے دل سے غلامِ مدینہ

اللہ تعالیٰ سے رحمت، نصرت اور عافیت کا سوال ہے..... آج کل دنیا بھر میں ایک بیماری اور ”وباء“ پھیلی ہوئی ہے..... ہر طرف خوف ہے اور دہشت..... ”طاون“ بھی اسی طرح کی ایک بیماری اور وبا ہے..... بلکہ ”کورونا وائرس“ سے زیادہ خطرناک اور مہلک..... کئی احادیث مبارکہ



میں..... اس کا تذکرہ ملتا ہے..... اور ہم ان احادیث مبارکہ سے..... موجودہ صورتحال پر روشنی لے سکتے ہیں..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے ”طاون“ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے خبر دی کہ وہ ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اُس پر بھیج دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے حق میں رحمت بنایا ہے۔ (فتح الباری)

ایک اور حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

الطاعون شہادہ لکل مسلم (بخاری)

طاعون ہر مسلمان کے لے شہادت ہے۔

یعنی جو مسلمان ایمان کی حالت میں..... طاعون کی وباء سے مرے گا وہ شہید ہو گا..... اب ہم اپنی بات یہاں روک کر..... قرآن مجید کی طرف آتے ہیں..... سورہ بقرہ میں بنی اسرائیل کے ایک گروہ کا تذکرہ موجود ہے..... ملاحظہ فرمائیے آیت ۲۳۳ یہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں تھے..... ان پر موت کا خوف مسلط ہو گیا..... اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرماتے کہ..... اس کے بندے موت کے خوف سے بھاگتے پھریں..... موت سے کون بھاگ سکتا ہے؟

موت نے تو ضرور آنا ہے..... اور موت ایک مومن کے لیے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذریعہ..... اور راحت سے بھر پور تھے ہے..... بہر حال بنی اسرائیل کے اس گروہ کو شیطان نے موت کے خوف میں مبتلا کر دیا..... شیطان اسی طرح کرتا ہے..... وہ انسانوں کو موت سے ڈرا کر ان سے غلط کام کرواتا ہے..... مگر موت پھر بھی آ جاتی ہے..... بنی اسرائیل کے یہ ہزاروں یا لاکھوں لوگ..... موت کے ڈر سے..... اپنے علاقے سے بھاگ کھڑے ہوئے.....

تفسرین فرماتے ہیں کہ..... اُن پر دشمن کے جملے کا خوف تھا اور وقت کے پیغمبر نے انہیں جہاد کی طرف بلا یا تھا..... دشمن طاقتور تھا چنانچہ وہ ڈر گئے..... اور یہ کہتے ہوئے بھاگ نکلے کہ..... ہم جنگ نہیں چاہتے..... بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ..... اس علاقے میں کوئی مہلک یماری اور وباء پھوٹ پڑی تھی..... اور یہ اس سے بھاگے.....

مگر جیسے ہی اپنے علاقے سے نکلے..... اللہ تعالیٰ کا حکم آپنھا کہ..... سارے مر جاؤ..... چنانچہ ہر طرف لاشوں کے انبار لگ گئے..... نہ جہاد میں انہیں دشمن نے مارا..... اور نہ کوئی وباء آئی..... مگر موت آگئی..... موت نے جب آنا ہو تو پھر ضروری نہیں ہوتا کہ..... دشمن ہی آپ کو مارے..... یا کسی یماری یا وباء سے آپ کو موت آئے..... دنیا میں اور لاکھوں لوگ مرتے ہیں..... اور جو موجود

ہیں..... وہ بھی مر جائیں گے..... موت سے کوئی نہیں بچ سکتا..... اس لیے موت سے بھاگنا فضول اور بُرا کام ہے..... کوشش یہ ہونی چاہیے کہ موت اچھی آئے..... اور موت کے بعد کا سفر اچھا ہو..... حضرت شاہ عبدالقدار رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یہ (واقعہ) پہلی امت (یعنی بنی اسرائیل) میں ہوا ہے کہ..... کئی ہزار شخص گھر بارے کراپنے وطن کو چھوڑ نکلے..... ان کو ڈر ہوا غنیم (یعنی دشمن کے حملے) کا اور ڈلنے..... (یعنی دشمن کا مقابلہ کرنے سے) سے جی چھپایا..... یا ڈر ہوا ”وباء“ کا اور یقین نہ ہوا تقدیر کا..... پھر ایک منزل میں پہنچ کر سارے مر گئے..... پھر سات دن بعد پیغمبر کی دعاء سے زندہ ہوئے کہ آگے کو توبہ کریں..... یہاں اس واسطے فرمایا جہاد سے جی چھپانا عبث ہے (یعنی فضول اور غلط کام ہے)

موت نہیں چھوڑتی۔ (موضع قرآن)

بس یہ ہے اسلام کا مزاج..... یہ ہے ” مدینہ مدینہ“ کی تربیت..... علاج بھی جائز..... کچھ نہ کچھ احتیاطی تدابیر بھی بجا..... مگر خوف، وہم اور نیکیوں سے محرومی..... جائز نہیں..... مختصر مضمون میں پوری بات نہیں آسکتی..... موت کے خوف پر قرآن مجید نے یہودیوں کو آڑے ہاتھوں لیا ہے..... اور ان سے تقاضا کیا ہے کہ..... اگر تم اپنی فضیلت اور بلندی کے دعووں میں سچے ہو تو..... موت کی تمنا کرو..... تم تو موت سے بھاگتے ہو..... اور موت سے بھاگنے والے لوگ کبھی..... اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے نہیں ہو سکتے..... وباء پھیل چکی ہے..... اگرچہ ہمارے ملک میں اس کا زور نہیں ہے..... مگر غیروں کی نقل میں..... یہاں بھی کافی افراطی ہے..... حالانکہ اس سے حفاظت کی بہترین تدبیر..... اللہ تعالیٰ کی پناہ..... اللہ تعالیٰ کا ذکر..... اور اللہ تعالیٰ سے ”عافیت“ کا سوال ہے..... نمازوں اور دیگر فرائض کا بھر پورا اہتمام کریں..... مساجد کو خوب آباد کریں..... ذکر اللہ اور درود شریف کی مجالس سجاویں..... اور عافیت کی یہاں دعا..... اپنا معمول بنائیں..... وہ دعا جسے رسول پاک ﷺ کبھی ناغنہیں فرماتے تھے:

روايت کے الفاظ دیکھیں:

لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلَهُ وَسَلَّمَ يَدْعُ هُوَ لَاءُ الْكَلْمَاتِ حِينَ يَمْسِي وَحِينَ يَصْبِحُ
كَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلَهُ وَسَلَّمَ كُسْتَ شَامَ يَا كُسْتَ صَحْدَانَ الْفَاظُ كَانَ غَنِيًّا فَرِمَتْ تَخْتَهُ۔ (ابوداؤد، مسنداً حَمْرَ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي
وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ
يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ

تَحْتِي

دعا میں	سکھائے	مدینہ	مدینہ	دعا میں
حافظت	قلعے	مدینہ	مدینہ	حافظت
نہ مسجد	کو چھوڑو	اویان	اویان	نہ مسجد
سبق	یہ سکھائے	مدینہ	مدینہ	سبق

جو احادیث مبارکہ..... طاعون کے بارے میں آئی ہیں..... ان سے ایک تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ..... کوئی مسلمان خود کو جان بوجھ کر امتحان میں نہ ڈالے اور خود اس علاقہ میں نہ جائے..... جہاں پر ”وباء“ پھیلی ہوئی ہو..... وجہ یہ ہے کہ..... ایک مسلمان کا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ..... لا عدوی..... کوئی بیماری متعدد نہیں ہوتی..... اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر..... کسی سے کسی کو کوئی بیماری نہیں لگتی..... جس کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو..... بس اسی کو لگتی ہے..... کوئی خارش زده اونٹ..... دوسرے اونٹوں کو بیمار اور خارش زده نہیں کرتا..... جس کو بیماری لگتی ہے..... اس کی اپنی تقدیر سے لگتی ہے..... اب اگر کوئی وبا زدہ علاقے میں جائے گا اور اس کو اس کی تقدیر کی وجہ سے

بیماری لگ گئی تو اس کا یقین بگزستتا ہے..... وہ اس وہم میں جاسکتا ہے کہ..... یہ بیماری مجھے فلاں سے لگی ہے اور وہم ایک مومن کے لیے موت سے زیادہ برا ہے..... اس لیے اچھا ہے کہ وہ ایسے علاقے میں جائے ہی نہ..... اور دوسری بات ان احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ..... جس علاقہ میں وباء آچکی ہو..... وہاں سے کوئی مسلمان بھاگ کر دوسرے علاقے میں نہ جائے..... زاد المعاد میں روایت درج ہے کہ..... جو طاعون سے بھاگے گا وہ ایسا ہے جیسا کہ میدان جہاد سے بھاگنے والا..... یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق..... اگر بیماری اور موت قسمت میں لکھی ہے تو بھاگنے سے نہیں ملے گی..... اور اگر نہیں لکھی تو..... وباء زدہ علاقے میں موجود رہنے سے بھی نہیں آئے گی..... لیکن موت اور بیماری کے خوف میں اشرف الخلوقات انسان کا..... اس قدر افراتفری میں پڑ جانا..... اس کے مقام کے بھی خلاف ہے..... ” مدینہ مدینہ“ نے..... ایسے نسخہ سکھادیتے ہیں کہ ان نسخوں کی پناہ گاہ میں..... ایک انسان بغیر خوف اور دہشت کے..... اطمینان کے ساتھ رہ سکتا ہے..... آپ نے کبھی اس دعاء پر غور فرمایا جو..... حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں سے..... حضرت آقامدنی ﷺ تک چلی آتی ہے..... حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دعاء سے..... اپنے صاحزادوں اسماعیل و اسحاق علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا کرتے تھے..... جبکہ حضور اقدس ﷺ اپنے لاڈ لنو اسوں..... سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو اس دعاء کے حفاظتی حصار میں لیتے تھے..... دعاء بخاری شریف میں موجود ہے:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ

عَيْنٍ لَامَّةٍ“

اس دعاء میں..... اللہ تعالیٰ کے مکمل و طاقتور کلمات کے ذریعہ ہر شیطان ہر موزی جاندار اور ہر ”نظر بد“ سے پناہ مانگی گئی ہے..... ”حلمة“ کسے کہتے ہیں؟ زہر میں حشرات الارض..... چھوٹے چھوٹے موزی جاندار ان میں بیماریوں کے جراثیم بھی آ جاتے ہیں..... کرونا ہو یا کوئی اور جرثومہ

..... یہ بھی جاندار ہوتے ہیں اور زہر لیے ہوتے ہیں جب ہم صحیح شام اس دعاء کا اہتمام کریں گے اور اپنے بچوں پر بھی اس کا دم کریں گے تو ان شاء اللہ ہر و بائی جرثومے سے بھی پناہ مل جائے گی

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَةٌ“

باقی رہے مختلف مقامات کے فلاں جگہ جانا ہے یا نہیں؟ تو ” مدینہ مدینہ“ نے دعا سکھادی ہے یہ مسلم شریف کی روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”من نزل منزلہ فقل اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء“

حتی یو حل من منزلہ ذلك“

جو کسی جگہ جائے اور وہاں یہ دعاء پڑھ لے تو جب تک اس جگہ پر رہے گا اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکے گی۔

اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق (صحیح مسلم)

اس لیے مسجد میں جانا بندہ کریں دینی اجتماعات میں جانا بندہ کریں وہاں جا کر ان مبارک کلمات کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ناقابل تسخیر ناقابل شکست کلمات کے مضبوط حصار میں آ جایا کریں اور خوب توجہ اور مزے سے عبادت کیا کریں

تعوذ	کے	حلقة	ہیں	مضبوط	یارو
مدینہ	کے	نسخ	موثر	ہیں	یارو
کسی	کی	نہ	مانو	صرف اس کو دیکھو
جو	هم	کو	بتائے	مدینہ مدینہ

○.....○.....○

بہت دعوے تھے ترقی کے..... بہت دعوے تھے سائنس کی پہنچ کے..... مگر ایک چھوٹے سے وائرس نے ساری دنیا کا پٹا خانکال دیا ہے..... اب نہ کوئی علاج ہے اور نہ کوئی دفاع..... بس ہاتھ دھوتے رہو..... اسلام نے تو الحمد للہ بہت پہلے ماننے والوں کو..... ہاتھ دھونے پر لگا دیا تھا..... مگر اس کا ہمیشہ مذاق اڑایا گیا..... روز پانچ ٹائم وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھولو..... استنج سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھولو..... کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھولو..... نیند سے جا گو تو کسی کھانے پینے کی چیز کو چھونے سے پہلے ہاتھ دھولو..... الحمد للہ، الحمد للہ..... طہارت ہی طہارت..... پاکیزگی ہی پاکیزگی..... تمہیں تو ابھی تک..... جسم سے غلاظت دھونے کی سمجھ نہیں آ رہی تھی..... صرف ٹشو کا استعمال اور بدبو میں لتھڑے جسم..... اوپر پر فیوم اب وائرس آیا تو..... دن رات ہاتھ دھوتے ہو..... ایڈز جیسی غلیظ یماری کو تم نے خود دنیا بھر میں کاشت کیا..... فطرت کے دشمنوں کو جواس یماری کا ذریعہ ہیں تم نے..... خود عزت دی اور پھیلا یا..... کاش اس کے خلاف اس طرح کی احتیاطی مہم چلاتے..... جس طرح کی "کورونا" کے خلاف چلا رہے ہو اور اپنی اس بے وقوفانہ مہم کو..... مسلمانوں پر زبردستی مسلط کر رہے ہو..... ہمارے ہاں جو سائنس اور یورپ کے پچاری ہیں وہ اب..... ہاتھ دھونے اور منہ پر نقاب ڈالنے کو بھی..... یورپ کی ترقی اور عقلمندی قرار دے رہے ہیں..... حالانکہ مسلمانوں میں تو یہ چیزیں پہلے سے موجود تھیں..... مسلمانوں کے پاس الحمد للہ..... ترقی اور صحت کے اصل راز موجود ہیں..... مگر افسوس کہ انہیں..... اچھی قیادت فی الحال دستیاب نہیں ہے..... اپنی تمام تر سائنس اور یہاں الوجی لگا کر بھی..... اسوقت یورپ میں روز سینکڑوں افراد..... اس وباء سے مر رہے ہیں جبکہ..... غریب مسلمان ممالک الحمد للہ..... کافی حد تک محفوظ ہیں اب ان مسلمان ممالک میں خوف، بدحواسی اور ہچل چاکر..... دشمن اپنے دل کی آگ ٹھنڈی کر رہے ہیں اور ان ممالک کو ایسے اقدامات پر مجبور کر رہے ہیں جن کی وجہ سے معاشی بحران اور طرح طرح کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں.....

اسلامی ممالک کو چاہیے کہ وہ مغرب کی اندھی تقلید سے باز رہیں۔ مدینہ مدینہ سے رہنمائی حاصل کریں اور دشمنوں کی سازش سے بچیں۔ ہمارے ہاں تو ایسے افراد کی تعداد بہت زیادہ ہیں جو روزانہ کی روزی اسی دن کماتے ہیں اگر ان کو کسی دن کماتی نہ ملے تو اگلے دن ان کے گھر میں چولہا نہیں جل سکتا ہمارے ملکوں کی دولت تو امریکہ اور یورپ مختلف بہانوں سے لوٹ کر لے جاتے ہیں اور طرح طرح کی پابندیوں میں جکڑ کر یہاں عوام میں غربت پھیلاتے ہیں پھر ہم ایک بیماری اور وباء کے خوف سے ایسے اقدامات کیوں کر رہے ہیں جن کی وجہ سے مزدور کی روزی بند ہو جائے؟ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مغرب والوں نے ہاتھ ملانے کی بجائے کہنیاں ملانا شروع کریں تو ہم نے بھی فوراً ان کی اقتداء شروع کر دی اگر ہاتھ نہیں ملانا تو ٹھیک ہے نہ ملاو خود کو موت سے بچالو مگر غیروں کی تقلید میں کہنیاں ملکرانا کوئی ترقی ہے اور کوئی عقلمندی اور سب سے افسوسناک پہلو لوگوں کو مساجد اور دینی درسگاہوں سے محروم کرنا ہے ارے یہی تو انسانیت کی حفاظت اور بقاء کے مراکز ہیں یہ ویران ہو گئے تو پھر وباء نہیں قیامت آئے گی قیامت مدینہ مدینہ نے اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے "معوذ تین" کا تحفہ لیا اور انسانیت کو بخششا دو ایسی سورتیں جن کا کوئی مثل ہی نہیں جن کا کوئی مقابل ہی نہیں اور جن کے حفاظتی حصار کا دنیا میں کوئی توڑ ہی نہیں نظر آنے والے دشمنوں کے لئے سورۃ الفلق اور نہ نظر آنے والے دشمنوں کے لئے سورۃ الناس آپ ماضی کے اہل علم اور اہل عقل کی تحقیقات بھی پڑھ لیں انہوں نے وبای بیماریوں کے اسباب پر بہت تفصیل سے لکھا ہے علامہ ابن قیم نے "زاد المعاد" میں وبای امراض پر حکماء اور اطباء کی تحقیقات کو جمع فرمایا ہے ان کے بقول وبای امراض کی بڑی وجہ ہوا کی خرابی یا جنات کا حملہ ہوتی ہے کوئی لبرل نہستا ہے تو ہنسے مگر سچ یہی ہے کہ

جنت موجود ہیں..... اور ان میں جو کافر ہیں وہ شیطان کے حواری اور انسانوں کے دشمن ہیں..... وہ بھی ایجادات کرتے ہیں..... اور انسانوں پر اپنی دشمنی نکالنے کے لئے طرح طرح ہتھیار بناتے ہیں..... اور پھر جب انسانوں سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اٹھتی ہے تو یہ جنت ان پر..... مہلک حملے کرتے ہیں جو کہ وباوں کی صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں..... اسی طرح ہوا کی خرابی سے بھی یہ وباء وجود پاتی ہے..... معوذ تین اور آیتہ الکرسی میں ان دونوں اسباب کو توڑنے کی بے انتہا طاقت موجود ہے..... حضور اقدس ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو..... صحیح و شام سورہ اخلاص اور معوذ تین پابندی سے پڑھنے کی تلقین فرمائی اور ارشاد فرمایا:

تکفیک من کل شیء (ابوداؤد)

یہ ہر چیز کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں کافی ہیں.....

یعنی ہر شیطانی اور شرّی حملے کو روکنے کے لئے بہت ہیں..... کافی ہیں..... مسلمانوں کو صحیح و شام ان سورتوں کا کم از کم تین بار اور زیادہ جس قدر ہو سکے اہتمام کرنا چاہیے..... اور اگر ہر نماز کے بعد تین تین بار پڑھیں تو..... سنت بھی پوری ہو..... اور حفاظت و برکت کا خزانہ بھی ہاتھ لگ جائے..... اسی طرح قرآن مجید کی وہ دعاء..... جس پر عظیم سورت التوبہ کا اختتام ہوتا ہے وہ بھی..... تاثیر، حفاظت، حصار، قوت اور برکت کا خزانہ ہے.....

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكِّلُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ان مبارک کلمات کے بارے میں ارشاد فرمایا

جو یہ صحیح شام پڑھ لے

کفاح اللہ ما اهمه من امر الدنيا والآخرة

اس کے لئے دنیا و آخرت کی تمام فکروں کے لئے کافی ہو جائیں گے.....

”راحت القلوب“ میں حضرت بابا فریدؒ نے ان کلمات کی تاثیر پر عجیب واقعات لکھے

ہیں..... بے شک مسلمانوں کا دامن نعمتوں سے بھرا ہوا ہے.....

شفاء	کے	خزانے	مذیہ
ہیں	روشن	زمانے	مذیہ
جو	چاہو	ملے گا	یقین کے دیکھو
کرم	کے	خزانے	مذیہ

○.....○.....○

جو مسلمان اس ”وباء“ میں مبتلا ہیں..... اللہ تعالیٰ ان کو شفاء نصیب فرمائیں..... جو اس وباء میں وفات پاچکے ہیں..... اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت و اکرام کا مقام نصیب فرمائیں..... اور جو مسلمان اس وباء سے محفوظ ہیں..... اللہ تعالیٰ ان کو اپنی امان اور عافیت میں رکھے.....

اس موقع پر..... اتنی گزارش ہے کہ..... اس معمولی سی بیماری سے..... شکست نہ کھائیں..... اگر ہم ایمان میں کمزور پڑے..... ہمارا عقیدہ خراب ہوا..... ہمارے اعمال میں کمی آئی..... اور ہم نے بس موت اور بیماری سے بچنے کو ہی اپنا اصل مقصد بنالیا تو یہ سب..... خسارے اور شکست کی باتیں ہیں..... مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع بڑھنا چاہیے..... جو مصیبت کے وقت بھی نہ گڑگڑائے..... اس کے لئے بڑی سخت وعید ہے..... مساجد، عبادت، باجماعت نماز اور دینی روحانی مجالس سے اپنا رشتہ مضبوط بنائیں..... آج کل طرح طرح کے ”وطائف“، بھی گردش کر رہے ہیں..... کوشش کریں کہ خود کو..... مذیہ مذیہ کے مسنون وظائف میں پابند رکھیں..... یہ مستند اور محفوظ راستہ ہے..... مزید کوئی دعا یا وظیفہ پڑھنا ہوتا..... مشورہ اور استخارہ کر لیں..... بعض مجرب وظائف ہر کسی کے لئے مفید نہیں ہوتے..... ان کا فائدہ کسی کسی کو ہوتا ہے..... اور بعض وظائف کے الفاظ..... درست عقیدے کے خلاف ہوتے ہیں..... دو اوقات میں تھوڑی سی محنت فرمائیں..... صرف ان دونوں نہیں بلکہ پوری زندگی..... ایک صحیح شروع ہونے کا وقت..... یعنی فخر کے داخل

ہونے کا وقت..... اور دوسرا سورج غروب ہونے کے فوراً بعد کا وقت..... ان دو اوقات میں دس پندرہ منٹ لگا کر..... خود کو مدینہ مدینہ کے قرآن اور مسنون حصار میں محفوظ کر لیا کریں وہ اعمال جواحد ایث مبارکہ سے ثابت ہیں

(۱) سورہ اخلاص، معوذ تین تین بار

(۲) سورہ فاتحہ سورہ بقرہ کی پہلی، درمیانی اور آخری آیات ان میں آیۃ الکرسی بھی آگئی.....

(۳) سات بار وہ دعاء جو حضرت آقامدنی ﷺ نے اپنی لاڈلی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بہت تاکید سے ارشاد فرمائی

يَا حَسْنِي يَا قَيُومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا
تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ

(۴) وہ دعاء تین بار جس کے بارے میں حضرت آقامدنی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو چاہے کہ اسے کوئی چیز تکلیف نہ دے اور اسے اچانک کوئی مصیبت نہ آئی پکڑے تو اوہ کہے

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(۵) وہ دعاء ایک بار جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ صحیح پڑھ لو تو شام تک اور شام کو پڑھ لو تو صحیح تک ہر مصیبت سے محفوظ رہتا ہے

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكِّلُ، وَأَنْتَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ

اللَّهُ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ،
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذُ بِنَاصِيَتِهَا ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
(ابن السنی ، ابو داود)

(۶) مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
یہ دونوں قرآنی دعائیں..... جس قدر ہو سکیں

(۷) دعائے عافیت (جو کالم کے شروع میں مذکور ہے) اور دو توعذات جو پہلے عرض کئے
ہیں..... "حسبي الله" و "الى دعاء" اور صحیح و شام کی مسنون دعائیں
بس یہ دس پندرہ منٹ کا عمل کر کے بے فکر ہو کر دین کے کام میں لگ جائیں درود
شریف کی کثرت کریں صدقہ خیرات دیں ہماری زندگی رکتی نہیں ہے یہ موت کی
طرف بڑھ رہی ہے اس لئے اسے ضائع کرنے یارو کئے کی غلطی نہ کریں

عمل میں بھلائی ، عمل میں فلاج ہے
عمل میں کرامت ، عمل میں نجاح ہے
نہ وہم و وساوس میں بے کار بیٹھو
ذرا دل سے بولو مدینہ مدینہ
لا اله الا الله ، لا اله الا الله ، لا اله الا الله محمد رسول الله

اللهم صلی علی سیدنا محمد واله وصحبه وبارک وسلم تسليماً کثیراً کثیراً
لا اله الا الله محمد رسول الله

○.....○.....○

اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے کورونا کے خوف نے پورے عالم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ساری دنیا شدید ہر اس کے عالم میں ہے اور دنیا کے اکثر حصے میں اس خوف نے سماجی اور تجارتی سرگرمیوں کو بُری طرح متاثر کر رکھا ہے۔ بہت سی ایسی غیر انسانی سرگرمیاں بھی اس کی وجہ سے معطل ہیں جو انسانوں کی عادت بن چکی تھیں اور

انہیں اس سے باز رکھنے کی ہر دعوتی

کوشش ناکام ہو چکی تھی۔ بے بہا

فرد کسی دوسرے فرد کو چھونا تو درکنار
نہیں۔ ہر طرح کی حرام کاریوں پر بھی

قریب بیٹھنے پر بھی آمادہ
لطی قدم گئیں عائد ہیں اور وہ لوگ جو یہ کہا کرتے تھے کہ اگر ان کے ممالک میں یہ سرگرمیاں آزاد نہ

رہیں تو وہ گھٹن سے مر
جائیں گے۔ اب

حدارا



پابندیوں کو خنده سے

برداشت کر رہے ہیں۔ خیران کا تذکرہ فضول ہے، ان کا ویسے کون سا کام عقل، شعور اور انسانیت کے معیار پر پورا اترنے والا ہے کہ انہیں طعنے دینے کی فضول حرکت کی جائے البتہ اس موقع پر ان مسلمانوں سے ضرور بات کرنے کا حق بنتا ہے جو دن رات شرعی پابندیوں کا روناروٹے رہتے ہیں اور

انہیں (نعوذ باللہ) اپنی ترقی کے راستے کی رکاوٹ بتاتے ہیں۔ جن کے خیال میں اختلاط کی اجازت نہ ہونا ہمارے معاشرے کی پسمندگے کی وجہ ہے۔ بدکاریوں کی چھوٹ نہ ملنا معاشرے میں گھٹن کا سبب ہے۔ جن کی ہربات کی تان مذہبی عقائد پر استہزا اور دینی روایات کے تمسخر پر ٹوٹی ہے۔ جن کاموں کی طرف معاشرے کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور خوفِ آخرت کی بنیاد پر مائل کرنے کی ہر کوشش کی راہ میں ٹانگ آڑانا وہ اپنا لازمی فریضہ گردانتے تھے کورونا کے خوف نے معاشرے کو ان میں سے اکثر کا پابند بنادیا ہے۔ پرده خواتین سے بڑھ کر مردوں میں بھی عام ہو گیا ہے۔ ناج گانے اور لہو و لعب کی مجالس بند ہیں۔ شادیاں سادگی سے آنجام پار ہی ہیں۔ ہوٹلوں پر رش گھٹ رہا ہے۔ مردوں کے اختلاط سے پرہیز ہو رہا ہے۔ اور جن لوگوں کی ترقی کا سب سے بڑا سبب خدا فراموشی اور مذہب بیزاری بلکہ مکمل إلحاد کو بتا کر مسلمانوں کو ان کی راہ چلانے کی دن رات کوشش میں یہ طبقہ ہلاکان ہو رہا تھا وہ خود اب اس وباء میں خدا کی یاد پر مجبور ہو گئے اور ان کے ہاں دُعا سیے آیام منائے جا رہے ہیں۔ جس سائنس کو ہر مسئلے کا حصی حل بتا کر دعا اور خدا سے امید کا مذاق اُڑانا عام سی بات تھی اس سائنس کو خدا بنانے والے خود اس سے بھاگ کر خدا کا سایہ اور مدد ڈھونڈ رہے ہیں۔ اللہ اللہ..... وہ مالک الملک جب اپنا آپ منوانے پر آتے ہیں تو اسی طرح اپنے لشکروں کو استعمال فرماتے ہیں۔ کاش مسلمانوں کے گھروں میں جنم لینے والی یہ بھٹکی ہوئی بھولی ہوئی قوم ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے حقیقت کی طرف لوٹ آئے جن کی اندھی تقلید اور پیروی نے انہیں راہ بھلارکھی ہے۔ یہ جیسے بھی ہیں اور جتنی بھی زبانی اور عملی تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں لیکن بہر حال ہمارے مسلمان بھائی ہیں ان کا حق ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے ضرور دعاء کی جائے۔

دوسری درخواست ہمارے دین سے وابستہ طبقے سے ہے۔ ایسا پہلی بار دیکھنے میں آرہا ہے کہ اس آفت کی وجہ سے دینی طبقے کو مسلسل امور دین میں رخصت اور فرار کے راستہ پر گامزن کر دیا گیا ہے۔ حر میں جو اہل ایمان کے لئے جائے پناہ اور مقامِ امن ہیں مسلمانوں کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں اور بجائے اس کے کفtri اصول کے مطابق خراب حالات میں مسلمانوں کے لئے ان کی طرف

زیادہ رُجوع کی ترغیب ہوتی تو یہ ایک بہتر ایمانی طرز عمل ہوتا۔ اسی طرح مسلمانوں کا اب مختلف بہانوں خصوصاً احتیاط کے نام پر مسجد اور جماعت کی نماز سے گریز بہت بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔ جن علماءِ کرام کے احتیاطی تداریخ اختیار کرنے کی ترغیبات پر منیٰ پیانات سے یہ نتائج آخذ کئے جا رہے ہیں کہ ان کی رو سے مسجد اور جماعت کی حاضری سے رخصت مل گئی انہوں نے تو بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات خود فرمادی ہے کہ احتیاط اختیار کرنے کا حکم تب تک ہے جب یہ کسی فرض یا واجب کی تکمیل میں رکاوٹ نہ بنے۔ نماز فرض ہے اور جماعت کی حاضری واجب، اور واجب بھی کوئی معمولی نہیں۔ جماعت کے اہتمام کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے ارشادات گرامی کو غور سے پڑھا جائے تو سمجھنے میں مشکل نہیں کہ آپ ﷺ کے ہاں جماعت کی کیا اہمیت ہے اور امت کو آپ ﷺ نے اس کی کتنی شدت کے ساتھ تاکید فرمائی۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے جماعت تذکر کر کے گھروں میں نماز ادا کرنے والوں پر کسی ناراضی اور شدید غصے کا اظہار فرمایا اور انہیں سخت سزادی نے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ اب ایک مسلمان کے لئے کیسے روا ہو سکتا ہے کہ وہ محض ایک خدشے کی بنا پر ایسے موئکد حکم کو ترک کر دے اور اپنے لئے بلا عذر اس میں رخصت تلاش کرے؟ علماء کرام نے احتیاط کی ترغیب کے ساتھ اس کی حدود بھی واضح کر دی ہیں اور ساتھ ہی اصل ترغیب اس بات کی ارشاد فرمائی ہے کہ لوگ اس بیماری سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، توبہ کریں، استغفار کی کثرت کریں اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں۔ ان سب باتوں سے صرف نظر کر کے بس اس پہلو کو پکڑ لیا گیا کہ انہوں نے احتیاط کا کہہ دیا ہے لہذا احتیاط مسجد سے فرار اختیار کر لیا جائے۔

لاحول ولا قوة الا بالله

سنتیں اور نوافل بے شک گھر جا کر ادا کئے جائیں۔ عمل تو خود سنت سے ثابت ہے لیکن فرض نماز کی ادا بیگنگ کے لئے مسجد میں حاضر نہ ہونا کو رونا کے مرض میں بنتا ہو جانے سے بھی بُری مصیبت اور آفت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی حفاظت فرمائے آمين

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موقع پر خوف پھیلانے سے مکمل احتراز کیا جائے اور امید افزاء

بات کی جائے۔ وہ بائی امراض کے پھیلاؤ کے بارے میں اسلامی عقیدے کی مکمل اور کھل کروضاحت کی جائے۔ مسلمان کے حق میں اس کا حکم بیان کیا جائے۔ اس موقع پر ایک مسلمان کا ایمانی طرز عمل کیا ہونا چاہیے اس موضوع پر بات کی جائے، مسلمان کے حق میں وہ بائی امراض میں ابتلاء اس کے لئے شہادت کا حکم رکھتا ہے۔ لتنے بڑی شان والے صحابہ کرام ایسے امراض میں دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جو امین الامم ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں مرض طاعون میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ جب اس مرض کی علامات ان پر ظاہر ہو گئیں تو شوق سے طاعون کے پھوٹے کو دیکھا کرتے اور فرماتے کہ یہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرائے گا۔ ہر مسلمان کو ایسے امراض میں ابتلاء سے پناہ مانگنی چاہیے جس کا سب سے بہترین ذریعہ مسنون دعا ہے۔ اس کے بعد سب سے ضروری کام یہ ہے کہ خود کو موت کے لئے مکمل تیار کرنا چاہیے کہ کسی بھی وقت آجائے تو اچھی حالت میں آئے۔ تیسرا کام یہ ہے کہ ماحول میں امید اور رجوع الی اللہ کی دعوت پھیلانی جائے نہ کہ خوف و ہراس۔ خوف نہ تو مرض سے بچاسکتا ہے اور نہ ہی اس کے دفعیہ میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ مصیبت کو بڑھاتا ہے کم نہیں کرتا۔ احتیاط ضرور کی جائے اور کرائی جائے لیکن بس اس حد تک جس حد تک اسباب کا استعمال اور ان پر بھروسہ مشروع ہے اور اس حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے کہ کوئی مرض یا اس کا خوف ہمارے اور احکام شرع کی ادائیگی کے درمیان حائل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کو اپنی شان کے مطابق اجر عظیم سے نوازے جنہوں نے اس خوف کے ماحول میں امید کی آواز بلند کی۔ فرار کے موسم میں ثبات کی تلقین کی اور اللہ سے بھاگنے والوں کو اللہ کی طرف بھاگنے کی دعوت دی۔ ہم سب اس طرز عمل کو اپنائیں اور اسی پیغام کو عام کریں۔ کورونا یا کسی بھی مرض میں موت آ جانا مسلمان کے لئے اتنی بڑی مصیبت نہیں جتنی بڑی مصیبت ان حالات میں شیطان کا شکار ہو کر ایمان، عقیدے اور ایمانی طرز عمل سے اس کا محروم ہو جانا ہے۔

○.....○.....○

وَبِالْأَمْرِ اِلَّا مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي
وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَ
عَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي
(٢) "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ
عَيْنٍ لَامَّةٌ"

(٣) حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكِّلُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
(٤) يَا حَسْبَنَا يَا قَيُومَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ أَصْلِحْ لِي شَانِيْ كُلَّهُ وَلَا
تِكْلِنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ (سات بار)

(٥) بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

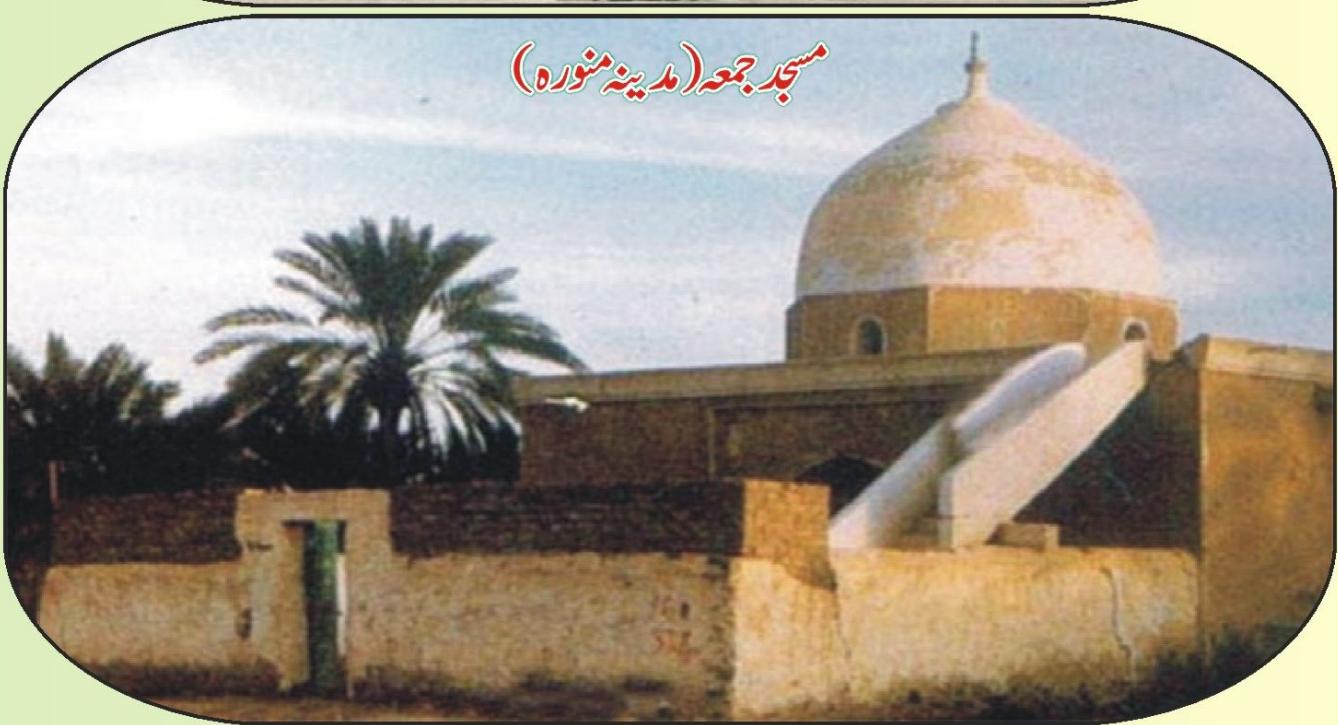
(٦) اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكِّلُ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عِلْمًا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَابِيَةٍ أَنْتَ
آخِذُ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (ابن الأَسْنَى، ابْوَدَاوِدْ)

(٧) مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ

مسجد نبوی کے حن کا ایک قدیم منظر
جس میں کھجور دل کے درخت بھی نمایاں ہیں



مسجد جمعہ (مذہبہ منورہ)



مسجد عروہ (مذہبہ منورہ) کا ایک قدیم منظر

مسجد عروة
بالمدينة المنورة

